بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۶ اخاء ۱۳۴۲ھش ۔ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۔ ۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ راکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مشرقی پاکستان کا دورہ اپنے سہ گونہ مقاصد کے اعتبار سے بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب ثابت ہوا

رشتۂ اخوت کی مضبوطی، غلط فہمیوں کا ازالہ، غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کا وسیع منصوبہ

ربوہ کے جلسۂ عام میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر اراکین وفد کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۵ راکتوبر — کل مورخہ ۴ راکتوبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام وسیع پیمانے پر ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ادا فرمائے۔ اس جلسہ میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے علاوہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے جو مشرقی پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کے بارہ روزہ نہایت درجہ کامیاب دورے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں وہاں کے نہایت ایمان افروز حالات بیان کئے اور غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈال کر احباب جماعت کو ان کی اہم اور عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ علی الخصوص محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنی نہایت موثر تقریر میں دورہ کے سہ گونہ مقاصد کو واضح کر کے بتایا کہ کس طرح یہ دورہ بے نظیر رشتۂ مودّت و اخوت کی مضبوطی، جماعت کے خلاف پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے خاطر خواہ ازالہ، اور وہاں کے ایک کروڑ کے قریب غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے ایک وسیع منصوبے کی تیاری اور اسے عملی جامہ پہنانے کے پختہ عزم کا موجب بنا۔ آپ نے اس منصوبے کی تکمیل کے ضمن میں احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

جلسہ میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور انہوں نے جملہ تقاریر کو بہت ذوق و شوق، خاص دلچسپی اور گہری توجہ اور انہماک سے سنا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا وفد جس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے ۲۱ ستمبر تا ۲ اکتوبر مشرقی پاکستان کی جماعتوں کا دورہ کیا محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے علاوہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب پر مشتمل تھا۔ علاوہ ازیں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی بھی وفد کے ہمراہ گئے تھے۔ چونکہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب دورہ مکمل کرنے کے بعد ذاتی طور پر دورہ کے لئے مزید وہاں ٹھہر گئے تھے۔ اور وفد کے ہمراہ واپس تشریف نہیں لائے تھے اس لئے آپ اس جلسہ میں شریک نہیں ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز

جلسہ کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم "تو نہالان جماعت سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہمارے بارہ روزہ دورۂ مشرقی پاکستان میں مغربی پاکستان کے احمدی احباب اور جماعتوں کا بکثرت ذکر آتا رہا ہے ہیں اور میرے رفقاء وہاں کی جماعتوں اور احباب کو بتاتے رہے ہیں کہ مغربی پاکستان کے احمدی کس طرح للّٰہیت کے جذبے کے ماتحت اسلام کی خدمت بجا لانے میں اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں۔ کس طرح وہ اسلام کو سربلند کرنے کی خاطر قربانیاں دے رہے ہیں۔ کس طرح وہ صبر و استقلال کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمت اور دلیری کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں اور کس طرح وہ اس یقین سے لبریز ہیں کہ یہ سلسلہ جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ ترقی و عروج کی منازل طے کرتا ہوا بالآخر موعودہ غلبہ سے ہمکنار ہوگا۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد خیال پیدا ہوا کہ جس طرح ہم یہاں کے دوستوں اور جماعتوں کا وہاں تعارف کراتے رہے ہیں۔ اسی طرح اہل ربوہ سے مشرقی پاکستان کے مخلصین اور جماعتوں کا تعارف کرایا جائے تاکہ جو خدمت وہ بجا لا رہے ہیں اسلام کی خاطر جو قربانیاں کر رہے ہیں اور آئندہ کام کو وسیع کرنے کے سلسلہ میں جو ان کے عزائم ہیں۔ ان سے یہاں کے دوستوں کو بھی آگاہ کیا جائے۔ اور انہیں توجہ دلائی جائے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۵ راکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ دو تین روز سے پہلے کی نسبت بہتر چلی آ رہی ہے۔ البتہ کل دوپہر کے وقت کسی قدر ضعف کی تکلیف ہوگئی۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۵ راکتوبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں بدظنی کی مضرت کو واضح کر کے اس سے مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی۔

— کراچی (بذریعہ ڈاک) محترم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ (والدہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن سائنسی مشیر اعلیٰ صدر پاکستان) ایک ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶۔ اکتوبر ۶۳ء

صدر مملکت کی تقریر

اپنی گزشتہ ماہوار نشری تقریر میں صدر مملکت نے موجودہ ملکی مشکلات کے پیشِ نظر اہلِ پاکستان خاص کر سیاسی لیڈروں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں جس سے ملک میں انتشار پیدا ہو اور جو ملک کی مجموعی طاقت کو نقصان پہنچانے والا ہو۔ آپ نے عوام سے فرمایا

"کہ وہ حکومت پر اعتماد کریں احزاب مخالف سے استدعا کی کہ وہ صورتِ حال کی نزاکت کا احساس کریں اور حکومت کو کمزور بنانے کی بجائے اس کے ہاتھ مضبوط کریں۔ قومی اخبارات سے درخواست کی کہ وہ اپنی روش پر نظر ثانی کریں اور قومی مسائل کے بارے میں زیادہ معقول رویہ اختیار کریں۔"

(نوائے وقت $\frac{۱۰}{۶۳}$ ۲ صفحہ اول)

یہ ایک ایسا مطالبہ ہے جس کی ہر سچا پاکستانی دل سے تائید کرے گا۔ ہم جہاں تک سمجھتے ہیں صدر مملکت کا اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ حکومت کے کاموں پر جائز اور تعمیری تنقید نہ کی جائے اور اخبارات اور مفکرین حکومت کو ایسے مشورے نہ دیں جو ملک وقوم کے فائدہ کے لئے ہوں۔ تاہم یہ امر نہیں بھولنا چاہیئے کہ ملک میں تمام لوگ ایسے نہیں ہیں جن کو اس امر کا خیال ہر وقت رہتا ہو بہت سے لوگ نادانی سے بھی ایسی باتیں کر دیتے ہیں جو اصلاً ملک وقوم کے مفاد پر برا اثر ڈالتی ہیں ایسے لوگ تو واقعی معذور ہیں مگر یہ ملک تمام دوسرے ممالک کی طرح ایسے لوگوں سے بھی خالی نہیں ہے جو خواہ دل سے تو پاکستان کے خیر خواہ ہوں لیکن اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ملک کے اقتدار پر ان کے سوا دوسرے لوگ قابض ہوں۔ ایسے لوگ ایک بڑی حد تک دیدہ و دانستہ ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے موجودہ حکومت کو نقصان پہنچے اور وہ اتنی کمزور ہو جائے کہ یا تو اسے خود ہتھیار ڈال دینے پڑیں اور یا مجبوراً چھوڑنے پڑیں۔

ایسے خود غرض لوگوں کو حقیقی طور پر ملک وقوم کا خیر خواہ نہیں کہا جا سکتا۔ ایسے لوگ دراصل تخریبی عناصر کی جن کا ذکر ہم ابھی کرنے والے ہیں تقویت کا باعث ہوتے ہیں اور گو وہ خود تخریبی عناصر کے ساتھ عملاً شامل نہیں ہوتے تاہم ان کی خود غرضی ان کو ایسا اندھا بنا دیتی ہے کہ وہ ذاتی مفاد اور ملک وقوم کے مفاد میں تفریق نہیں کر سکتے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر عنان حکومت ہمارے ہاتھ میں آجائے تو ہم موجودہ حکومت سے بہتر خدمات سرانجام دے سکیں گے۔ لیکن دراصل ان کی حرکات کی بنیاد خود غرضی پر ہوتی ہے۔

ان کے بعد ان لوگوں کا درجہ آتا ہے جن کو تخریبی عناصر کہا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں میں بھی بعض ملک وقوم کے سراسر بدخواہ نہیں ہوتے۔ ان میں وہ لوگ ہوتے ہیں جو طبعاً باغی واقع ہوتے ہیں۔ جو ملک میں امن کی فضا نہیں دیکھ سکتے اور جو یہ چاہتے ہیں کہ بدامنی اور فساد فی الارض کی فضا ملک میں قائم رہے۔ ان لوگوں کے سامنے طرح طرح کے مقاصد ہوتے ہیں۔ بعض تو وہ ہوتے ہیں جو مذہب یا کوئی اور قسم کی آئیڈیالوجی جو ان کی نظر میں عالمی حیثیت رکھتی ہے ملک وقوم پر بالجبر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔

ایسے لوگ ہر طرح کے اخلاق سے مبرا ہوتے ہیں اور جس طرح ان کا مطلب نکلتا ہو خواہ وہ ان کے اپنے ہی پہلے اقوال کی تردید کرتا ہو وہ صرف اپنا کام نکالنا چاہتے ہیں۔ ان کے پیشِ نظر صرف اپنی آئیڈیالوجی کا تسلط ہوتا ہے۔ ان لوگوں کا طریق وہی ہوتا ہے جو اشتراکی اور فاشی تحریکوں کا طریق ہوتا ہے کیونکہ یہ لوگ جبراً حکومت پر قبضہ کر کے اپنی آئیڈیالوجی مسلط کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ وہ ساڑھ پھونک اور قتل و غارت کی حد تک بھی جانے سے دریغ نہیں کرتے وہ خیال کرتے ہیں جتنی بدامنی ملک میں پھیلے گی اتنی ہی ان کے مقاصد کو تقویت پہنچے گی۔ وہ عوام کے سامنے اپنی تحریک کو بطور ایک مقدس تحریک کے پیش کرتے ہیں اور ہر وقت رائے عامہ کو اپیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آپ کو خود ساختہ عوام کا نمائندہ سمجھتے ہیں حالانکہ ان کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا ہوتا ہے۔ حکومت خواہ کتنا ہی اچھا کام ملک و قوم کی بہبودی کے لئے کرے وہ ہر کام میں بلا امتیاز کیڑے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ ان کے پیشِ نظر فساد فی الارض ہوتا ہے اس لئے وہ وقت کے لحاظ سے اپنے پینترے بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی تو وہ صالحیت کے مقابلہ میں جمہوریت کو ایک لعنت قرار دیتے ہیں کبھی دوسرے وقت میں وہ جمہوریت کو صالحیت پر بھی ترجیح دے جاتے ہیں۔ کبھی تو وہ پاکستان کے متعلق یہ فرماتے ہیں:-

"اس موقع پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسلم لیگ کے کسی ریزولیوشن اور لیگ کے ذمہ دار لیڈروں میں سے کسی کی تقریر میں آج تک یہ بات واضح نہیں کی گئی کہ ان کا آخری مطمح نظر پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت قائم کرنا ہے۔ برعکس اس کے ان کی طرف سے بصراحت اور بتکرار جس چیز کا اظہار کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے پیشِ نظر ایک ایسی جمہوری حکومت ہے جس میں دوسری غیر مسلم قومیں بھی حصہ دار ہوں مگر اکثریت کے حق کی بناء پر مسلمانوں کا حصہ غالب ہو۔ بالفاظ دیگر ان کو مطمئن کرنے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ ہندو اکثریت کے تسلط سے وہ صوبے آزاد ہو جائیں جہاں مسلمانوں کی کثرت ہے۔ باقی رہا نظامِ حکومت تو وہ "پاکستان" میں بھی ویسا ہی ہوگا جیسا "ہندوستان" میں ہوگا۔ ان کے اس نصب العین پر جب یہ اعتراض کیا گیا کہ مسلمانوں کی کافرانہ حکومت اسلامی نقطہ نظر سے غیر مسلموں کی کافرانہ حکومت کے مقابلہ میں کچھ بھی قابلِ ترجیح نہیں ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قابلِ لعنت ہے تو ذمہ دار لیڈروں میں سے تو کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ البتہ جو لوگ پاکستانی حلقوں کی صفِ آخر میں شمار ہوتے ہیں اور جن کی کوئی ذمہ دارانہ حیثیت نہیں ہے انہوں نے کہنا شروع کیا کہ مسلم اکثریت کو جب خود اختیاری حاصل ہو جائے گی تب ہم نظامِ حکومت بدلنے کی کوشش کریں گے۔"

(سیاسی کشمکش نمبر ۳ صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

اور کبھی یہ شور مچاتے ہیں کہ "پاکستان اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔" اسلئے ہم یہاں اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں اپنے اپنے وقت میں صرف فساد فی الارض کی تائید کے لئے ہیں۔ پہلی بات اس وقت کہی گئی تھی جب مسلمان پاکستان کے قیام کیلئے سرتوڑ کوشش کر رہے تھے لیکن جب پاکستان ان لوگوں کی مخالفت کے علی الرغم اتنے ظہور پذیر ہو گیا تو وہ دوسری بات پر زور دینے لگے تاکہ یہاں امن قائم نہ ہو سکے۔

پاکستان کی پندرہ سولہ سال کی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں ان لوگوں نے نہایت استقلال کے ساتھ ہر حکومت کے ہر فعل پر جارحانہ نکتہ چینی کی ہے۔ اور کوئی موقعہ جس سے فساد فی الارض کو ہوا ملتی ہو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا جانے نہیں دیا۔ اگر احراریوں نے بازار فتنہ و فساد گرم کیا تو یہ لوگ ان کی زمام بھی اپنے ہاتھ میں لینے کو تیار اور اگر کمیونسٹوں نے ساڑھ پھونک کا پروگرام بنایا ہو اور مسلمانوں کی حکومت کا تیا پانچا کرنا چاہا تو ان میں پیش پیش اور حکومت کے خلاف سب سے بلند و بالا بیان داغ دیا۔ پھر حکومت کے خلاف مختلف عناصر جمع ہو کر جمہوریت۔ بنیادی حقوق وغیرہ کے بہانے ملک کے امن کو خراب کرنے کی کوشش کریں تو یہ سب سے آگے اور عوام کے اتنے خیر خواہ کہ اب یہاں تک کہہ دیا ہے کہ

"وہ (یعنی حکام) پرامن قوم کو اتنا مجبور نہ کریں کہ ملک میں پرامن تبدیلیوں کے امکانات ختم ہو جائیں۔" (شہاب $\frac{۹}{۶۳}$ ۲۹ صفحہ ۳)

ان عناصر میں بعض وہ بھی ہیں جو ملک وقوم کو دوسروں کے ہاتھ قیمتاً فروخت کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے اور اپنے وطن کے خلاف جاسوسی تک کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں مگر ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو خاموشی سے اپنا کام کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو مختلف تحریکوں کے ذریعہ یہ کام اس طرح کرتے ہیں کہ تاڑنے والے سمجھ جاتے ہیں کہ مطلب سعدی دیگر است۔

بہرحال تخریبی عناصر کے درمیان کوئی امتیازی خط نہیں کھینچا جا سکتا ان کی شاخیں اور جڑیں بیل کی طرح ہر طرف پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ کسی ملک کے لئے ایسے لوگوں کا وجود سخت ضرر رساں ہوتا ہے اور جتنا ضرر رساں ہوتا ہے اتنا ہی ان کا علاج بھی مشکل ہوتا ہے گو ان کی پہچان اتنی مشکل نہیں ہوتی +

موجودہ عیسائیت کا بنیادی عقیدہ ـــــ حضرت مسیح کی صلیبی موت

عقیدۂ نصاریٰ کے بطلان پر روشن و واضح دلائل

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

(۴)

ـ دلیل ہفتم ـ

صلیب کے وقت کے واقعات عدم موت پر واضح دلیل ہیں

اس سلسلہ میں چاروں اناجیل میں مندرجہ ذیل واقعات درج کئے گئے ہیں :-

(ا) "دوپہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا"۔ (متی ۲۷/۴۵، لوقا ۲۳/۴۴، مرقس ۱۵/۳۳)

نوٹ :- یہ بات خاص طور پر توجہ کے قابل ہے کہ یوحنا انجیل نویس اتنے بڑے اہم واقعہ کا ذکر نہیں کرتا۔

(ب) "مقدس کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور زمین لرزی اور چٹانیں تڑک گئیں اور قبریں کھل گئیں۔ اور بہت سے جسم ان مقدسوں کے جو سو گئے تھے جی اٹھے"۔ (متی ۲۷/۵۱، ۵۲)

(ب۱) "اور مقدس کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا"۔ (مرقس ۱۵/۳۸)

(ب۲) "سورج کی روشنی جاتی رہی اور مقدس کا پردہ بیچ میں سے پھٹ گیا۔ (لوقا ۲۳/۴۵)

نوٹ - ان تین انجیل نویسوں میں مندرجہ بالا بیان کے بارے میں جو اختلاف ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ یوحنا انجیل نویس نے نہ بھونچال کا ذکر کیا ہے۔ نہ قبروں کے کھل جانے کا تذکرہ کیا ہے۔ اور نہ ہی مقدس کے پھٹ جانے کو بیان کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اناجیل واقعۂ صلیب کے بیان کرنے میں کہاں تک قابل اعتبار اور مستند سمجھی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ ایک علیحدہ باب ہے۔ ہم فی الحال صرف یہ بتاتے ہیں کہ حضرت مسیح کی صلیب کے وقت از روئے اناجیل کیا حالات تھے۔

قارئین کرام تصور فرمائیں کہ مسیح کے یہودیوں کے ہاتھوں گرفتار ہونے کے ساتھ ہی سب شاگرد ان سے علیحدہ ہو گئے تھے لکھا ہے :-

"پس سارے شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے"۔ (مرقس ۱۴/۵۰)

پطرس نے مسیح کو شناخت کرنے سے انکار کیا۔ لکھا ہے۔

"وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اس آدمی کو جس کا تم ذکر کرتے ہو نہیں جانتا۔ (مرقس ۱۴/۷۱)

ان حالات میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا حضرت مسیح کی صلیبی موت کا کوئی راستباز مومن گواہ موجود ہے؟ کیونکہ تورات کا قانون یہ ہے :-

(۱) "جو واجب القتل ہے دو یا تین آدمیوں کی گواہی سے قتل کیا جائے لیکن ایک ہی آدمی کی گواہی سے وہ قتل نہ کیا جائے"۔ (استثناء ۱۷/۶)

(۲) "جو کوئی کسی کو مار ڈالے تو قاتل کی گواہی کے موافق قتل کیا جائے اس پر ایک گواہ کی گواہی سے کوئی مارا نہ جائے" (گنتی ۳۵/۳۰)

گویا قتل کا ثبوت گواہوں کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور کسی شخص کے قاتل قرار پانے کے لئے دو گواہ ہونے ضروری ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح ناصری کے صلیب پر مارے جانے کے کوئی دو ثقہ گواہ موجود ہیں؟

جہاں تک ہم نے اناجیل کی تحقیق کی ہے ہم پورے یقین اور بصیرت کے ساتھ کہتے ہیں کہ کوئی دو مومن مرد اس امر کے گواہ موجود نہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر مرتے دیکھا ہو۔ اول تو حواری جن کی گواہی اس بارہ میں قابل قبول ہونی چاہیے تھی۔ بھاگ چکے تھے۔ انجیل نویسوں میں سے بھی کوئی موقعہ پر موجود نہ تھا۔ پس حواریوں میں سے کوئی ایک بھی چشم دید گواہ نہیں ہے۔

دوسرے جو حالات انجیل نویس بتاتے ہیں۔ یعنی سارے ملک میں اندھیرا چھا رہا ہو زلزلہ آ رہا ہو چٹانیں تڑک رہی ہوں۔ قبریں کھل رہی ہوں۔ کیا ان حالات میں ...... کوئی شخص موقعہ پر گواہ رہ سکتا تھا؟ اب یا تو یہ مان لیا جائے کہ انجیلوں کے یہ بیانات محض افسانہ ہیں اور یا یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مسیح کی صلیبی موت کے لئے کوئی شخص چشم دید گواہ نہیں ہو سکتا۔ اگر اندھیرے میں دور فاصلے پر کوئی دو عورتیں موجود بھی ہوں تو وہ صلیبی موت کی چشم دید گواہ نہیں بن سکتیں پس حضرت مسیح کی صلیبی موت کا کوئی شخص چشم دید گواہ نہیں ہے۔ یہودی دشمن اور جھوٹے تھے۔ ان کی گواہی اس بارہ میں ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ پیلاطوس مسیح کے بچانے کی خاطر اور اپنے آپ کو شکایت سے محفوظ کرنے کے لئے سرکاری کاغذات میں ان کی موت کا ریکارڈ کرنے پر مجبور تھا۔ لہذا جب مسیح کی صلیبی موت کا ایک چشم دید گواہ بھی موجود نہیں۔ اور حالات سراسر اس بات کے خلاف ہیں تو انہیں صلیب پر مردہ قرار دے کر ملعون ٹھہرانا مذہبی طور پر بہت بڑی جسارت اور حضرت مسیح جیسے مظلوم اور معصوم انسان پر بہت بڑا ظلم ہے۔

ـ دلیل ہشتم ـ

مسیح کو صلیب سے بچانے کے لئے پیلاطوس کی سکیم

انجیل سے مندرجہ ذیل امور واضح طور پر ثابت ہیں :-

اول۔ یوسف نامی ایک باعزت رئیس خفیہ طور پر حضرت مسیح کا شاگرد تھا اور وہ یہود کی سب سے بڑی مجلس "سنہڈرم" کا رکن تھا اور وہ دل سے حضرت مسیح کا حقیقی خیر خواہ تھا لکھا ہے کہ

(۱) "ارمتیہ کا رہنے والا یوسف آیا جو عزت دار مشیر اور خود بھی خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا"۔ (مرقس ۱۵/۴۳)

(۲) "یوسف ارمتیہ کا ایک دولت مند شخص آیا جو خود بھی یسوع کا شاگرد تھا" (متی ۲۷/۵۷)

(۳) "یوسف نام ایک شخص مشیر تھا جو نیک اور راستباز آدمی تھا۔ اور ان (یہودیوں) کی صلاح اور کام سے رضامند نہ تھا۔ یہ یہودیوں کے شہر ارمتیہ کا باشندہ اور خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا"۔ (لوقا ۲۳/۵۰، ۵۱)

(۴) "ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے جو یسوع کا شاگرد تھا لیکن یہود کے ڈر سے خفیہ طور پر"۔ (یوحنا ۱۹/۳۸)

دوم۔ اسی یوسف نامی شخص نے حضرت مسیح کے صلیب دیئے جانے کے وقت قریب

انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع

عہدہ داران انصار اللہ کا فرض

امسال انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع مورخہ یکم۔ دو۔ تین نومبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس نیز بزرگان سلسلہ کی عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی بصیرت افروز تقاریر کس دل پر اثر نہیں کرتیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ انصار اس اجتماع میں تشریف لائیں۔ اور اس کی برکات سے مستفیض ہوں۔

عہدہ داران انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ احباب کو مسلسل تحریک فرماتے رہیں۔ اور انہیں اجتماع کی افادیت سے آگاہ کرتے رہیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو کر اپنے مولیٰ کی عبادت کریں اور دین اسلام کی اشاعت کے لئے نئے نئے طریق سوچ سکیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہی باغ میں ایک چٹان میں ایک نئی اور بڑی قبر کھدوائی تھی۔

(ملاحظہ ہو متی ۲۷/۶۰، مرقس ۱۵/۴۶، یوحنا ۲۳/۵۳، یوحنا ۱۹/۴۱)

سوم:۔ یوسف آرمیتہ کے ساتھ ایک اور شخص نکودیمس نامی یہودی عالم اور رئیس شریک کار تھا۔ نکودیمس کے متعلق لکھا ہے:۔

"نکودیمس بھی آیا جو پہلے یسوع کے پاس رات کو گیا تھا اور پچاس سیر کے قریب مُر اور عود ملا ہوا لایا۔"

(یوحنا ۱۹/۳۹)

گویا صلیب کے واقعہ سے پہلی رات حضرت مسیحؑ سے ملاقات کر کے ساری سکیم تیار کر لی گئی تھی۔ اور اسی وقت نئی وسیع قبر کھدوائی گئی اور سارے انتظامات ہوئے۔

چہارم:۔ اناجیل سے ثابت ہے کہ یوسف آرمیتہ نے جو بظاہر یہودی مجلس معتمدین کا رکن تھا آکر جرأت سے پیلاطوس سے "یسوع کی لاش" مانگی اور یہ بھی ثابت ہے کہ پیلاطوس نے یوسف کے بارہ میں بغیر کسی تحقیق اور گفتگو کے یوسف کو "حضرت مسیح کی لاش" لینے کی فی الفور اجازت دیدی۔

(ملاحظہ ہو متی ۲۷/۵۸، مرقس ۱۵/۴۳، لوقا ۲۳/۵۲، یوحنا ۱۹/۳۸)

ان حقائق کی روشنی میں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ یہ سارے امور پیلاطوس کی زیرکی اور فراست کے تحت جمع ہوئے تھے اور وہ ایک طرف یہ بھی چاہتا تھا کہ یہودی اس پر کسی قسم کی گرفت نہ کر سکیں اور قیصر کے پاس اس کی شکایت نہ ہو اور دوسری طرف اس کی نیت یہ تھی کہ حضرت مسیح کسی طرح صلیبی موت سے بچ جائیں کیونکہ وہ درحقیقت دل سے ان کا خیرخواہ تھا۔ اس مقصد کے لئے اسے وہاں پر جو مفید ترین انسان مل سکتے تھے وہ یوسف اور نکودیمس ہی تھے چنانچہ اس سلسلہ میں جتنی احتیاط ممکن تھی اور جتنے ذرائع حضرت مسیح کو بچانے کے اختیار کئے جا سکتے تھے وہ سب پیلاطوس نے اختیار کر لئے۔ ایسا دن صلیب کے لئے اختیار کیا گیا کہ حضرت مسیح کو زیادہ دیر تک صلیب پر نہ رہنا پڑے کیونکہ اگلا دن ایک خاص سبت تھا۔ بے ہوش جسم کو جسے بظاہر "لاش" قرار دیا گیا ہے دوبارہ ہوش میں لانے کے لئے ان حالات میں جتنے وسائل اختیار کئے جا سکتے تھے وہ سب پیلاطوس اور اس کے شرکائے کار نے اختیار کر لئے تھے جن میں سے بعض کا متفرق طور پر اناجیل میں تذکرہ ملتا ہے جیسا کہ ہم اوپر درج کر آئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ پیلاطوس اس رازدارانہ کام کے لئے مسیح کے کسی ظاہری شاگرد پر اعتماد نہ کر سکتا تھا اور نہ ہی خود سامنے آکر یہ کام سرانجام دے سکتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری ریکارڈ کی خانہ پری کے لئے اس نے صوبیدار سے سرسری سی تحقیق بھی کی تھی کیونکہ اس نے یوسف کے جرأت سے "لاش" طلب کرنے پر اہلکاروں کے سامنے تعجب کیا کہ "وہ ایسا جلد مر گیا!" (مرقس ۱۵/۴۴) اور پھر صوبیدار کے بیان کے مطابق "لاش" یا بے ہوش جسم فوراً یوسف کے حوالہ کر دیا گیا۔

اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قلیل عرصہ میں جو حضرت مسیح صلیب پر رہے۔ موت کا وقوع یا موت کا دعویٰ سب کیلئے قابل "تعجب" تھا۔ بہرحال جن حالات میں پیلاطوس نے یہ ساری کارروائی کی ہے وہ جہاں پر اس کارروائی کو کافی حد تک قابل تعریف قرار دیتے ہیں وہاں اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کے بچانے اور ان کے بے ہوشی کے بعد ہوش میں لانے کے لئے کس قدر غیر معمولی سامان مہیا فرمائے تھے۔

پادری صاحبان کے لئے ان تمام واقعات میں بہت سے سبق ہیں ان کے لئے یہ بات بھی سوچنے کے قابل ہے کہ اگر یہ سکیم سوچی سمجھی ہوئی سکیم نہ تھی تو یوسف ایسے اجنبی اور غیر متعلق شخص کو جرأت کیا تھی پیلاطوس سے لاش مانگنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پیلاطوس اسے کس طرح لاش دینے پر رضامند ہو سکتا تھا۔ دوسرے صلیب کی جگہ کے قریب ہی ایک چٹان میں نئی اور وسیع قبر کھودنے کا کیا موقعہ تھا اگر پہلے سے مشورہ کے ساتھ اسے طے نہ کر لیا گیا تھا؟ قرائن سے صاف ظاہر ہے کہ ایسی قبر کا کھودا جانا خود حضرت مسیح کے مشورہ سے ہوا ہوگا تاکہ ان کی وہ پیشگوئی پوری ہو جائے کہ جس طرح حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں رہے تھے ویسے ہی ابن آدم زمین کے [illegible] رہے گا۔ نکودیمس کی پہلی رات کی ملاقات ان تمام امور پر روشنی ڈال رہی ہے۔

— دلیل نہم —

مسیح کا غلبہ صلیبی موت کے منافی ہے

ہم بائیبل کے حوالہ جات سے ثابت کر آئے ہیں کہ صلیبی موت مدعی نبوت کے لئے لعنتی موت قرار دی گئی ہے اور یہود حضرت مسیح کے مصلوب و مقتول کرانے کے اسی لئے درپے تھے تا انہیں کاذب اور جھوٹا ثابت کر سکیں۔ حضرت مسیح کو جب صلیب پر لٹکایا گیا تو اناجیل کے بیان کے مطابق یہ واقعہ پیش آیا کہ:۔

(ا) "راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن کے اندر بنانے والے اپنے تئیں بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اتر آ۔ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کے ٹھٹھے سے کہتے تھے اس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں۔ اس نے خدا پر بھروسہ رکھا ہے۔ اگر وہ اسے چاہتا ہے تو اب اس کو چھڑا لے کیونکہ اس نے کہا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں اسی طرح ڈاکو بھی جو اس کے ساتھ صلیب پر چڑھائے گئے تھے اس پر لعن طعن کرتے تھے۔"

(متی ۲۷/۳۹-۴۴)

(ب) "اسرائیل کا بادشاہ مسیح اب صلیب پر سے اتر آئے تاکہ ہم دیکھ کر ایمان لائیں اور جو اس کے ساتھ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وہ اس پر لعن طعن کرتے تھے۔"

(مرقس ۱۵/۳۲)

(ج) "لوگ کھڑے دیکھ رہے تھے اور سردار بھی ٹھٹھے مار مار کر کہتے تھے کہ اس نے اوروں کو بچایا اگر یہ خدا کا مسیح اور اس کا برگزیدہ ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔"

(لوقا ۲۳/۳۵)

ان حوالہ جات سے یہ بات بالبداہت ثابت ہے کہ محض صلیب پر چڑھائے جانے کو حضرت مسیح کی راستبازی کے خلاف قرار نہیں دیا جاتا تھا بلکہ ان کی صلیبی موت کو جھوٹا اور ملعون ہونے کی دلیل گردانا جاتا تھا اسی لئے عوام اور یہودی علماء اس وقت حضرت مسیح کو یہ چیلنج کر رہے تھے کہ اگر تو راستباز اور خدا کا مقرب ہے تو اپنے تئیں صلیب کی موت سے بچا لے اور اگر اب تو زندہ بچ جائے تو ہم تیری صداقت پر ایمان لانے کے لئے تیار ہیں۔

یہودیوں کے اس چیلنج کے مقابل پر حضرت مسیح علیہ السلام کا بھی ایک اعلان موجود تھا آپ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا:۔

"دیکھو وہ گھڑی آتی ہے بلکہ آپہنچی ہے کہ تم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے تو بھی میں اکیلا نہیں ہوں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ دنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں۔"

(یوحنا ۱۶/۳۲-۳۳)

اب اس مقابلہ کا انجام کیا ہونیوالا تھا اور وہ کونسی صورت تھی جس سے حضرت مسیح کا غالب ہونا ثابت ہوتا اور اسی طرح یہود کا ناکام و نامراد ہونا ظاہر ہو جاتا؟ حضرت مسیح اس انجام کی شکل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جس طرح یونس نینوہ کے لوگوں کے لئے نشان ٹھہرا اسی طرح ابن آدم بھی اس زمانے کے لوگوں کے لئے ٹھہرے گا۔"

(لوقا ۱۱/۳۰)

بالفاظ دیگر حضرت مسیح یہود کو کہہ رہے ہیں کہ میرا قادر خدا اپنے وعدہ کے موافق مجھے صلیبی موت سے بچائے گا جس طرح اس نے اپنے بندے یونس نبی کو موت کے منہ میں جانے کے باوجود زندہ بچا لیا تھا۔

اب اگر عیسائیوں کا خیال درست تسلیم کر لیا جائے تو مسیح کے غالب آنے کی بجائے ان کا مغلوب ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہودی اپنے چیلنج میں سچے ٹھہرتے ہیں اور وہ جو یونسؑ والی صورت اس موقعہ کے لئے ذکر کی گئی تھی پیدا نہیں ہوتی اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت کا نظریہ جھوٹا اور غلط ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے صلیب سے زندہ اترے اور زندہ ہی قبر میں رکھے گئے اور زندہ ہی قبر سے نکلے اس طرح اس زمانہ کے لوگوں کے لئے یونس کی مانند نشان ٹھہرے اور پھر عرصہ دراز تک اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو جمع کرتے ہوئے انبیاءؑ کی سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گئے۔

(باقی)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ اہلیہ قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی کا اپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے احباب سے اپریشن کے کامیاب ہونے اور صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

عبیر احمد قریشی بیت السعادت دارالصدر غربی ربوہ

معاصرین سے :۔

جدید دور کے تقاضے اور ہمارے علماء

:۔ دعوت دہلی بحوالہ ایشیا لاہور ۲۷ ستمبر ۶۳ء :۔

بعض وقت ہمارے علماء شریعت کے مسئلے بیان کر کے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جاتے ہیں لیکن وہ نہ تو اس کے مضمرات پر غور کرتے ہیں نہ جذبات کی شدت کا احساس کرتے ہیں اور نہ مسئلے کی نوعیت اور اس کے نتائج پر غور فرماتے ہیں اس کا نقصان یہ ہے کہ اوّل تو علماء کو قیادت اور رہنمائی سے محروم سمجھ لیا جاتا ہے اور دوسرے جس طوفان کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ اور شدت کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے ہمیں شرعی مسئلہ اور فیصلہ سے انکار نہیں ہمیں انکار ہے ان منفی تشریحات اور تفصیلات سے جو مثبت رہنمائی سے خالی ہوتی ہیں اور جس میں نہیں نہیں کے سوا اثبات و ایجاب کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا۔ ایک مفتی اور عالم بہت آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ مسلمان عورتوں کو نرسنگ کا پیشہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے مگر اس نہیں کے ساتھ ہاں کہہ کر یہ بھی تو بتانا چاہیے کہ بدلے ہوئے حالات میں اگر عورتوں کو یہ پیشہ اختیار ہی کرنا پڑے اور مفتی فتوے کام نہ دے سکیں تو پھر نرسنگ کا پیشہ اختیار کرنے والی مسلمان عورتوں کا مصرف کیا ہونا چاہیئے اور ان کے رجحان کا احترام کرتے ہوئے شریعت کی روشنی میں ان کی رہنمائی کیونکر کی جائے ۔!

ایک خبر ہے کہ سکھر میں جمعیۃ علماء مغربی پاکستان کے سربراہ مولانا . . . . نے اخبار نویسوں کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ وہ خواتین کو رائے دہی کا حق دینے کے مخالف ہیں آپ کا یہ ارشاد یہاں تک بھی غنیمت تھا لیکن آپ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عورتوں کے تمام سیاسی حقوق سلب کرنے کا اعلان بھی فرما دیا آپ نے کہا کہ وہ در اصل خواتین کو کسی طرح کے بھی سیاسی حقوق دینے کے خلاف ہیں خواہ وہ بنیادی جمہوریتوں اور مرکزی و صوبائی اسمبلیوں کی ممبری ہو یا وزارت یا دیگر عوامی ذمہ داری کے دفاتر میں تقرری ہو"

اس منفی رجحان کی حمایت کرنے والے ایک پاکستانی جریدہ نے مزید نوک مرچ لگانے کی ضرورت محسوس کی اور اس نے حمایت کا یہ انداز اختیار کیا کہ "مسلمانوں نے جہاں مغربیت زندگی میں اور بہت سی جہالت کی باتیں اپنائی ہیں وہاں انھوں نے عورتوں کو بھی انتخابی اکھاڑوں اور دفتری کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔ درآنحالیکہ اسلام نے اس امت کی تمام عورتوں سے فرمایا تھا کہ

"وقرن فی بیوتکنّ"

تم عزت و وقار کے ساتھ اپنے گھروں میں رہو قرآن و حدیث کی واضح ہدایات کے تحت عورت کا اصل مرکز کار گھر ہے دفتر ہسپتال (بحیثیت نرس) ہوائی جہاز (بحیثیت ایر ہوسٹس) اسمبلی و پارلیمانی اور انتخابی ہنگاموں میں اسے رسوا کرنا، اس کی انتہائی توہین اور اس کی فطرت سے سنگین مذاق ہے۔

علاوہ بریں یہ بات بھی حماقت سے کم نہیں کہ عورت کو اس بناء پر سیاسیات میں گھسیٹا جائے کہ وہ اپنے طبقہ کے مخصوص مسائل اور اپنے حقوق کی نگہداشت کرے گی کیا اسمبلیوں میں جانے والی عورتوں کے خاوند۔ بھائی باپ اتنے کم ظرف، بے حمیت اور سفاک ہو گئے ہیں کہ اپنی بیویوں۔ بیٹیوں اور بہنوں کے حقوق کی حفاظت بھی نہیں کر سکتے۔

کہنے کی ضرورت نہیں کہ متن کی طرح اس کی شرح بھی بنیادی طور پر منفی ہے علماء کرام اور ان کے معتقدوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اس دور میں منفی کی بجائے اثباتی رہنمائی ہی کام دے سکتی ہے اگر علماء کرام نے منفی رہنمائی کا فرض انجام دیا تو انہیں ایران کے گذشتہ ہنگاموں سے سبق لینا چاہیئے وہاں کے علماء نے حکومت اور عورتوں کے مقابلہ پر اس لئے شکست کھائی کہ ان کے پاس "نہیں" کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ وہاں کے علماء نے عورتوں کے لئے حق رائے دہی کی مخالفت کی اور وہ کوئی مثبت پروگرام پیش نہ کر سکے جس کا نتیجہ علماء کی شکست کی شکل میں ظاہر ہوا۔ شاید علماء کو ابھی یقین نہیں آیا ہے کہ اس دور میں اسلام کی وہی رہنمائی کام دے سکتی ہے جو مثبت قدروں کی حامل ہو اگر وہ اس حقیقت کا ادراک نہ کر سکے تو قافلہ اپنی سمت پر رواں دواں رہے گا اور وہ اس کا رخ کبھی نہ موڑ سکیں گے اگر خواتین اپنے جدید سیاسی اور سماجی حقوق پر اصرار کرتی ہیں اور حکومت ان کا ساتھ دیتی ہے تو وہ اس طوفان کا رخ یہ کہہ کر کبھی نہ موڑ سکیں گے کہ علماء عورتوں کو کسی قسم کا حق بھی دینا نہیں چاہتے لیکن علماء کے نہ چاہنے سے قافلہ واپس نہ ہوگا۔ ممکن ہے کہ علماء حکومت کو بدظن کرنے میں کامیاب ہو جائیں مگر وہ عورتوں کے جذبات کو کبھی قید میں نہیں لا سکتے جب حکومت بھی آئے گی وہ کوئی نہ کوئی مثبت رویہ اختیار کرے گی اور اسے عورتوں کے جذبات اور رجحانات کا کسی نہ کسی صورت احترام کرنا ہوگا۔

قبل اس کے کہ عورتوں کا طبقہ علماء سے بیزاری کا اظہار کرے خود علماء کو آپس کے مشورہ سے کوئی ایسی راہ متعین کرنی چاہیئے جو ایک طرف منزل مقصود کی نشاندہی کرے اور دوسری طرف اسلام سے بے نیازی کی خفت بھی پیدا نہ ہو کیا اسلام موجودہ دور میں وقت کے تقاضوں کا ساتھ نہیں دے سکتا ؟۔ اگر دے سکتا ہے تو یہ بات علماء کو ہی بتانی ہوگی اس دوٹوک فیصلہ سے کہ علماء سرے سے عورتوں کو کوئی سیاسی حق دینا نہیں چاہتے عورتوں کو مطمئن نہیں کیا جا سکتا بلکہ ہمیں تو ڈر ہے کہ خواتین میں مذہب سے بغاوت کا جذبہ پیدا نہ ہو جائے اور وہ سیاسی اور سماجی حقوق حاصل کرنے کے لئے کوئی دوسرا آشیانہ آباد نہ کریں اگر علیب ٹی پادری خواتین کو ان کے سیاسی حقوق سے محروم کرنے کے لئے تیار نہیں تو عورتوں کے لئے ارتداد کا یہ پلیٹ فارم پہلے سے مہیا ہے علماء کو پہلے یقین کر لینا چاہیئے کہ موجودہ دور کی خواتین اپنے سیاسی اور سماجی حقوق سے کبھی دستبردار نہ ہوں گی اس کے بعد وہ سوچیں کہ ان کے حقوق کا مصرف کیا ہو اور اسلام کی روشنی میں انہیں کن حدود کا پابند بنایا جائے ایران نے کی کے علماء جو غلطی کر چکے ہیں اس کا اعادہ پاکستان میں نہ ہونا چاہیئے ہم علماء کے فیصلوں سے سرتابی کرنا نہیں چاہتے ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ وہ منفی احکام جاری کرنے کے بجائے کوئی مثبت پروگرام پیش کریں اور وقت کے تقاضوں کی اہمیت کو محسوس کریں ورنہ زمانہ آگے نکل جائے گا اور علماء دوڑنے والوں کو آواز دیتے رہیں گے کہ اسلام سے پوچھو کہ وہ موجودہ صورت حال کا کیا جواب دیتا ہے اور جو باتیں ظہور میں آنے والی ہیں ان کے بارے میں اس کا فیصلہ کیا ہے۔!"

دعوت دہلی

(بحوالہ ایشیا لاہور ۲۷ ستمبر ۶۳ء)

ایک مخلص خاتون کا قابل تقلید نمونہ اور درخواست دعا

مکرم محترم حاجی محمد فاضل صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ ایک مدت سے دل کے عارضہ اور ٹانگوں کے درد کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور اب بغرض علاج لاہور تشریف لے گئی ہیں آپ اتنی مخلص خاتون ہیں کہ جانے سے پہلے اس خیال سے پھر توفیق ملے یا نہ ملے اپنی طرف سے اور اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے چندہ وقف جدید ۱۹۶۴ء بھی ادا کر دیا ہے حالانکہ خود مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں اس نیک خاتون کے لئے تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے اور احباب جماعت سے توقع ہے کہ ان کے نمونہ پر چلتے ہوئے جماعت کی جملہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں گے۔

ناظم مال وقف جدید

قیادتِ ایثار کے سلسلہ میں ایک ضروری گزارش

زعماء کرام مجالس ہائے انصار اللہ کی خدمت میں ملتمس عرض ہے کہ قیادت ہذا کی طرف سے سالانہ ہدایات کی روشنی میں ایک خط سوالنامہ کی صورت میں تیار کر کے سب مجالس میں بھجوایا جا رہا ہے براہ مہربانی اس کے جواب میں تاخیر نہ فرمائی جائے اور مطلوبہ تاریخ پر اس کا جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ وقت پر سالانہ اجتماع کے لئے رپورٹ تیار کی جا سکے

(نائب قائد ایثار)

ولادت

خاکسار کے چھوٹے لڑکے عزیزم چوہدری محمد شریف صاحب جنجوعہ ریجنل منیجر مرکنٹائل انشورنس کمپنی ملتان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶۳-۹-۲۵ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے صحابہ کرام درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت و عافیت سے رکھے اور نومولودہ کو لمبی عمر دے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

نومولودہ مکرم میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر لاہور کی نواسی ہے۔ خاکسار

(حاجی محمد ابراہیم خورشید کالونی ملتان شہر)

درخواست دعا :۔ میرے ایک عزیز برادرم محمد اسلم آف چک ۳۷ جنوبی سرگودہا کی آنکھ کا دوبارہ اپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے احباب کرام عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (محمد اسلم صابر۔ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

عہدیداران خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

امسال قواعد کے مطابق قائدین مجالس اور زعماء حلقہ جات کے انتخابات ہوں گے قائدین کا انتخاب ۱۵ اکتوبر تک مکمل ہو کر مرکز میں صدر صاحب کی خدمت میں بغرض منظوری صدر صاحب کی خدمت میں پہنچ جانا چاہیئے۔ منظوری کے بعد یکم نومبر سے نئے قائدین اپنے عہدے کا کام سنبھال لیں گے۔ زعماء کا انتخاب یکم نومبر سے ۱۵ نومبر تک قائدین اپنی نگرانی میں کرائیں گے۔

یہ امر ضروری ہے۔ کہ اس سال یہ انتخاب بلا استثناء ہر مجلس میں کرائے جائیں اگر کسی مجلس میں سال رواں کے دوران میں انتخاب ہوا ہے تو وہاں بھی نیا انتخاب ضروری ہے انتخاب کے سلسلہ میں دیگر ضروری کوائف درج ذیل ہیں۔

۱۔ قائد کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع امیر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہیئے۔ ان میں سے ایک سے زائد کی موجودگی کی صورت میں مندرجہ بالا ترتیب مدنظر رکھنی ضروری ہو گی۔ کسی ایسے خادم کی صدارت میں کوئی انتخاب نہیں ہو گا جس میں اس کا اپنا نام پیش ہو سکتا ہو۔ زعیم حلقہ کا انتخاب قائد مقامی یا اس کے کسی نمائندہ کی صدارت میں ہو گا۔

۲۔ جس خادم کا نام قیادت یا زعامت کے لئے پیش کیا جائے وہ پنجوقت نماز باجماعت کا پابند ہو۔ جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راستباز دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ ڈاڑھی نہ منڈواتا ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے۔ تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

۳۔ قائد کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا۔ زعیم حلقہ کا انتخاب ایک سال کے لئے ہوتا ہے۔ کوئی خادم اس عہدہ کے لئے متواتر چار دفعہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکتا۔ دونوں صورتوں میں پانچویں سال تبدیلی لازمی ہے۔

۴۔ مرکز سے منظوری آنے پر نئے عہدیداران کام سنبھال لیں گے۔ اس وقت تک سابقہ عہدیدار ہی برقرار رہیں گے۔

۵۔ یہ انتخاب اعلانیہ ہونا چاہیئے (مثلاً ہاتھ کھڑے کر کے) ایسے مواقع پر کسی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے ایسا کرنے والے کے متعلق اگر کسی کو علم ہو تو اس کی اطلاع کرنی چاہیئے۔ اسی طرح انتخابات کے موقع پر بغیر پابندی رہنا بھی درست نہیں۔ نیز کسی کے حق میں اپنا ووٹ ضرور استعمال کیا جائے۔

۶۔ انتخابات کی رپورٹ صدر مجلس کی خدمت میں مقررہ فارم پر آنی چاہیئے۔ انہیں انتخاب کے منظور یا غیر منظور کرنے کا اختیار ہے۔

۷۔ انتخاب صرف قائد اور زعیم کا ہوتا ہے۔ بقیہ عہدیدار قائد یا زعیم نامزد کر کے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کرتے ہیں۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ — ربوہ)

اطفال کے جوابی پرچے جلد بھجوائیں

اطفال الاحمدیہ کے امتحانات "ستارہ اطفال" اور "ہلال اطفال" ۲۹ ستمبر کو ہو گئے ہیں۔ قائدین مجالس اور ناظمین اطفال پرچوں کو مکمل کر کے بلاتاخیر دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں تا نتیجہ سالانہ اجتماع سے پہلے تیار کیا جا سکے۔ صرف دس اکتوبر تک پہنچنے والے پرچہ جات نتیجہ میں شامل ہو سکیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سیکرٹری وقف جدید

جملہ امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں سیکرٹریان وقف جدید کا انتخاب کرا کر مرکز سے منظوری لے لیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

ضلع نواب شاہ کے مخلصین کی
قابل تقلید قربانی

وقف جدید کے دفتر کی تعمیر کے سلسلہ میں مکرم محترم چوہدری محمد علی صاحب ... آف نواب شاہ اور مکرم محترم ڈاکٹر نقیر محمد صاحب محمود وا(ق)ف قمر آباد ضلع نواب شاہ نے غیر معمولی قربانی کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ چوہدری محمد علی صاحب نے ایک ہزار کے وعدے کو بڑھا کر دو ہزار کر دیا ہے اور مکرم ڈاکٹر صاحب نے باوجود تنگی کے مبلغ ایک ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاھما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ضلع نواب شاہ کے اکثر احباب نے اس کار خیر میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اور اس ضلع کی جماعتیں باقی تمام اضلاع سے سبقت لے گئی ہیں۔ اللہم زد فزد۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ایک مخلص احمدی کی وفات

۲۶ ستمبر کو ایک نہایت مخلص احمدی دوست بابو محمد حیات صاحب پنشنر سب پوسٹ ماسٹر اس عالم فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولا حقیقی کی خدمت میں حاضر ہو گئے مرحوم پٹی ضلع لاہور کی راجپوت برادری کے فرد تھے۔ اور میرے کلاس فیلو۔ میرے خاص محب اور ہم عمر تھے۔ آپ نے دوران ملازمت ضلع منٹگمری میں (غالباً کمالیہ) ابتدائے عہد حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کی تھی اور ثابت قدمی صبر اور استقامت سے ساری برادری میں اکیلے رہ کر مردانہ وار تمام مخالفتوں کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا آپ نہایت حلیم۔ نیک نفس۔ اور کم گو تھے۔ پٹی میں آپ نے اپنے رہائشی گھر سے دور ایک مختصر مکان دار التبلیغ بنوایا ہوا تھا۔ اور وہیں جماعت کے افراد آکر آپکی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے تھے۔ باوجود مخالفت کے آپکے کردار کی عظمت سے آپکی برادری میں آپ کا ثبات رسوخ تھا قیام پاکستان کے بعد آپکا ایک بھتیجا محمد سلمان خاں آپکی تبلیغ سے داخل سلسلہ عالیہ ہوا اور اب سب انسپکٹر پولیس ہے۔ اور ایک نہایت مخلص احمدی ہے۔ آپکا اکلوتا فرزند چوہدری محمد حیات ... کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی ہے اور مخلص ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ ایک لڑکی۔ دو لڑکیاں اور چند پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں صحابہ کرام بزرگان سلسلہ اور احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور پسماندگان کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور ان کو ہمیشہ احمدیت کا خادم اور مخلص بنائے رکھے آمین ثم آمین۔ جہاں ممکن ہو احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں کیونکہ گاؤں میں جنازہ پر صرف ۵، ۶ افراد سلسلہ ہی شامل ہوئے تھے۔

(خاکسار مرزا احمد بیگ۔ ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر منٹگمری)

تصحیح:۔ الفضل ۴ اکتوبر صفحہ ۵ پر نمائندہ الفضل سے خاص تعاون کرنے والے احباب کے زیر عنوان تیسرے نمبر پر حمید الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ کے آگے بجائے کرونڈی کے راولپنڈی شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست ہائے دعا

مکرم حمید الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ کرونڈی ضلع خیرپور کا چھوٹا بچہ بعارضہ بخار روز آہال کئی روز سے بیمار ہے کمزوری زیادہ ہو گئی ہے بچہ کی صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ نوٹ مکرم حمید الدین صاحب نے ایک مستحق دوست کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ۔ (مینیجر الفضل)

۲۔ برادرم محمود احمد صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع ملتان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ (عبد الستار کارکن دفتر خزانہ ملتان)

۳۔ بندہ اسہال۔ اختلاج قلب اور دیگر عوارض سے چند دنوں سے بیمار رہا ہے نیز میرا بچہ بھی بعارضہ ضعف دل بیمار ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو شفاء عطا فرمائے۔

(حکیم صوفی دین محمد احمدی دار الشفاء چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

ہر انسان کیلئے ایک ضروری پیغام

مفت

کارڈ آنے پر
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

وصایا

درج ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۳۷۲:- میں نعیمہ اصغری زوجہ بشیر احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲-۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۳-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ (دوم) میری جائداد حسب ذیل ہے حق مہر بلغ -/۵۰۰ (پانچ صد) روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں میں اپنی اس کل جائداد کی ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

الامتہ نعیمہ اصغری۔ ۹/۶۳-۱۹۔ المرقوم (گواہ شد بشیر محمد خان ولد خان میر خان صاحب افغانی خاوند موصیہ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ قادیان ۹/۶۳-۱۹۔

(نوٹ:- میری اہلیہ نعیمہ اصغری صاحبہ نے اپنی وصیت میں جو جائداد تحریر کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ خاکسار بشیر محمد خان خاوند موصیہ ۹/۶۳-۱۹)

نمبر ۹۸۴۴:- (نوٹ:- یہ موصیہ وصیت کی منظوری سے قبل فوت ہو گئی تھیں اب ان کے وارث وصیت کو منظور کروا رہے ہیں۔):-

میں سماۃ رضیہ بیگم بیوہ شہزادہ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۲۸ء ساکن ماہ پور ڈاکخانہ لسوڑی تحصیل پائیل ضلع لبی صوبہ ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴۸-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میں اپنا حق مہر اپنے خاوند متوفی سے وصول کر چکی ہوں اس وقت میرے پاس -/۱۰۵ روپے نقد موجود ہیں اور دو ڈنڈیال طلائی وزنی ایک تولہ موجود ہیں موجودہ نرخ کے مطابق ایک صد روپیہ ہے۔ یعنی کل میزان -/۲۰۵ روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وصیت کرتی ہوں اگر اپنی حیات میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ کے مبلغ ۸-۲۷ روپے انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی اور اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد اور جائیت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس وصیت کو قبول فرمائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الاصق۔ سماۃ رضیہ بیگم بیوہ نشان انگوٹھا رضیہ بیگم۔ گواہ شد شیخ عبد الغنی احمدی عفی عنہ سیکرٹری جماعت احمدیہ دہوری گواہ شد۔ شیخ محمد رمضان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پٹیالہ پسر موصیہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مکرم میاں محمد احمد صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر			سال بھر کے لئے کسی کے نام ایک خطبہ نمبر	
،، چوہدری محمد سلطان صاحب	،،	،،	،،	،،
،، چوہدری محمد ابراہیم صاحب	،،	،،	،،	۲ ،،
،، چوہدری رشید احمد برکت علی صاحبان	،،	،،	،،	۱ ،،
،، ،، مبارک احمد صاحب	،،	،،	،،	،،
،، داتا نجم الدین صاحب	،،	،،	،،	،،
لجنہ اماء اللہ	،،	،،	،،	،،
مجلس خدام الاحمدیہ	،،	،،	کسی لائبریری کے نام	،،
میاں حمید احمد صاحب	،،	،،	کسی کے نام ایک خطبہ نمبر	
مکرم ماسٹر محمد انور صاحب	،،	،،	،،	،،
مجلس اطفال الاحمدیہ	،،	،،	تین مستحق اصحاب کے نام	،،
بذریعہ مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب	،،	،،		

(باقی)

توسیع اشاعت "الفضل" میں حصہ لینے والے احباب

۳

روزنامہ "الفضل" میں علاوہ دیگر قیمتی اور مفید مضامین کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں یہ خطبات کیا ہیں حقائق و معارف سے لبریز جام ہیں جن کے پینے سے مردہ روحوں میں زندگی کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں اور سست گام انسانوں کے اندر بیداری کی روح پیدا ہوتی ہے اور اہل ایمان کے لئے یہ خطبات ازدیاد ایمان کا باعث ہیں ان خطبات کی افادیت کے پیش نظر احباب جماعت دیگر غیر از جماعت اصحاب کے نام "الفضل" خطبہ نمبر اپنی طرف سے جاری کراتے رہتے ہیں لیکن چنانچہ حال ہی میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کے ذریعہ بہت سے احباب نے پیغام حق پہنچانے کی غرض سے دوسروں کے نام "خطبہ نمبر" جاری کرایا ہے ایسے مخلصین کے نام ہم درج ذیل کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کو زیادہ سے زیادہ اپنے فضلوں سے نوازے اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔ (آمین۔)

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

دوسروں کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے والے:-

مکرم چوہدری بہاول بخش صاحب چک ۳۳ ام ۵ ضلع ملتان		سال بھر کے لئے	کسی کے نام	خطبہ نمبر
لجنہ اماء اللہ جماعت چک ۵۴۳ ای-بی	،،	،،	،،	،،
مکرم حکیم خلیل احمد صاحب دہاڑی	،،	۶ ماہ	،،	،،
،، محمد ابراہیم صاحب پٹواری	،،	۳ ،،	،،	،،
جماعت احمدیہ چک ۲۴۵ ای بی ضلع منٹگمری		سال ،،	،،	۳ خطبہ نمبر
مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب پاک پتن		۶ ماہ	،،	۱ ،،
ملک حمید احمد صاحب وکیل دیپالپور		ایک سال	،،	۱ ،،
چوہدری شاہ محمد صاحب چھانگا		،،	،،	،، ،،
،، نصر اللہ خاں صاحب چک ۲/۵۵-ایل منٹگمری		۲ سال	،،	،، ،،
مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ	،،	۱ ،،	،،	،، ،،
محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منصور اللہ صاحب چک ۵۵-۲ ایل ضلع منٹگمری		،،	،،	،، ،،
محترمہ امۃ المتین صاحبہ بنت کرنل چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۵۵-۲ ایل منٹگمری		،،	،،	،، ،،
مکرم ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب اوکاڑہ		،،	،،	،، ،،
چوہدری محمد اسحٰق صاحب چک ۶/۹۹ آر ضلع منٹگمری		،،	،،	،، ،،
چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ اوکاڑہ	،،	،،	،،	،، ۱
،، غلام حیدر صاحب چک ۲/۵۵ ایل	،،	،،	،،	،،
،، ظفر اللہ صاحب اعوان اوکاڑہ		،،	،،	،،
شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	،،	،،	،،	،،
،، شیخ محمد شریف صاحب		،،	،،	،،
محترمہ والدہ صاحبہ مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب وکیل منٹگمری		،،	،،	،،
مکرم شیخ خالد مقصود صاحب پرنٹیر	،،	،،	،،	،،
چوہدری خرند علی صاحب نمبردار چک ۱۲	،،	،،	،،	،،
لجنہ اماء اللہ چک ۶/۱۱-ایل	،،	۲ سال کے لئے	کسی کے نام	ایک خطبہ نمبر
مکرم چوہدری رسول صاحب چک ۶/۱۱-ایل	،،	،،	،،	،،
محترمہ بشیر بیگم صاحبہ چک ۱۶۹/مراد ضلع بہاولنگر		،،	،،	،،
،، نذیر بیگم صاحبہ	،،	،،	،،	،،
،، بشریٰ بیگم صاحبہ	،،	،،	،،	،،
،، رشیدہ بیگم صاحبہ	،،	،،	،،	،،
مکرم چوہدری علی شیر صاحب	،،	،،	،،	،،
،، چوہدری طالب الدین صاحب چک ۱۶۶/مراد [illegible]		،،	،،	،،

ہمدرد نسواں اٹھرا کی گولیاں دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

دورۂ مشرقی پاکستان کے تاثرات علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(بقیہ صفحہ اول سے)

کہ وہ اپنے مشرقی پاکستان کے بھائیوں کی کوششوں کو بارآور کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائیں اور ساتھ ہی ان کے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور وہاں جو لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلم آباد ہیں ایسے بھائیوں کو بھی اسلام کی آغوش میں لانے کی توفیق عطا فرمائے چنانچہ اسی غرض کے پیش نظر یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے چونکہ فی الحال زیادہ دور سفر کی استطاعت ہر ایک کے لئے وہاں جانا ممکن نہیں اس لئے خیال ہے کہ احباب مشرقی پاکستان میں رہنے والے اپنے بھائیوں کے حالات اور ان کی مساعی کے کوائف بڑی دلچسپی سے سنیں گے

اراکین وفد کی تقاریر

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے ان ابتدائی مختصر ارشادات کے بعد سب سے پہلے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مشرقی پاکستان کی جماعتوں کے دورے کی تفصیلات بیان کیں اور وہاں جو استقبالیہ تقاریب منعقد ہوئیں اور جلسوں کا انعقاد عمل میں آیا ان کے کوائف سے احباب کو آگاہ کیا آپ نے ڈھاکہ، چٹاگانگ، کھلنا، جیسور، زائن گنج اور برہمن بڑیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب اور اراکین وفد کی مصروفیات سرکردہ لوگوں سے ملاقات نیز مختلف جلسوں اور اجتماعوں میں تقاریر، محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے شایان شان استقبال، احباب جماعت کے محبت و اخلاص اور جذبہ خدمت و فدائیت کا ذکر کر کے بعض نہایت ہی ایمان افروز تفصیلات پر روشنی ڈالی اور علی الخصوص وہاں کی مجالس و جماعتوں کے نظم و ضبط اور ڈسپلن کو بہت سراہا

آپ کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے مختلف تقاریب اور ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بالعموم مشرقی پاکستان کے غیر از جماعت دوستوں نے کیا کیا سوالات کئے اور اراکین وفد کی طرف سے ان کے کیا جواب دیئے گئے اور ہر سوال و جواب کے اس سلسلہ کا مجموعی طور پر کیا اثر ظاہر ہوا آپ نے بتایا کہ زیادہ تر سوالات بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور ان کے خوش کن نتائج سے متعلق تھے لوگ خاص طور پر اشاعت اسلام کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات میں بہت دلچسپی ظاہر کرتے اور ان کی کوشش یہ ہوتی کہ اس بارہ میں انہیں زیادہ سے زیادہ تفصیلات کا علم ہو بعض سوالات سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس راہ میں پیش آنیوالی مشکلات سے بھی آگاہ ہونا چاہتے ہیں ان کے استفسارات اس فکر کے آئینہ دار تھے کہ کہیں ان مشکلات کی وجہ سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام رک نہ جائے ایسے استفسارات کے جواب میں انہیں تسلی دلائی گئی کہ یہ خدا کا کام ہے جسے وہ جماعت احمدیہ سے لے رہا ہے بڑی سے بڑی مشکل بھی اب اس میں روک نہیں بن سکتی کیونکہ خدا نے اس جماعت کے ذریعہ اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کا فیصلہ فرما دیا ہے یہ آسمانی تقدیر ہے جو بہرحال پورا ہو کر رہے گی۔

بعد ازاں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب نے مشرقی پاکستان کے متعدد اخبارات میں سے وفد کی مصروفیات اور انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کے جلسہ سالانہ سے متعلق خبریں پڑھ کر سنائیں آپ نے بتایا وہاں کے اخبارات میں بہت نمایاں اور تفصیلی خبریں شائع ہوئیں۔ آپ نے اخبارات کی فراخدلی اس دورہ میں ان کی گہری دلچسپی اور صحیح رپورٹنگ کی تعریف کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

آخر میں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا میرے ذہن میں اس دورہ کی تین اغراض تھیں اوّل یہ کہ مشرقی پاکستان کی جماعتوں میں جا کر وہاں کے دوستوں سے ملا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی خداداد قوت قدسیہ کی مدد سے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے درمیان جو بے نظیر رشتۂ اخوت قائم فرمایا ہے اسے دیکھا جائے اس سے حظ اٹھایا جائے اور اس پر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لا کر اسے مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کی جائے دوم یہ کہ بعض مخالفین نے بے بنیاد پراپیگنڈہ کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف بہت سی غلط فہمیاں پھیلا رکھی ہیں ان غلط فہمیوں کی وجہ سے عوام الناس کے سامنے احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی صحیح تصویر نہیں ہے۔ سو دوسرا مقصد یہ تھا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے لوگوں کے سامنے حقیقی اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض پیش کر کے غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے۔

سوم یہ کہ مشرقی پاکستان میں ایک کروڑ کے قریب غیر مسلم آباد ہیں ان میں ہندو بدھ مت والے اور عیسائی شامل ہیں عیسائیوں کی تعداد گو تھوڑی ہے لیکن ان کی مشنری سرگرمیاں بہت تیزی اختیار کرتی جا رہی ہیں اور وہ مشرقی پاکستان میں عیسائیت کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم ہی ایک جماعت ہیں جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کے کامیاب دفاع اور ادیان باطلہ پر اسلام کی طرف سے حملہ آور ہونے کے لئے پیدا کیا ہے۔ سو اس دورہ کا ایک اہم مقصد یہ تھا کہ دیگر مذاہب اور بالخصوص عیسائیت کی طرف سے وہاں اسلام کے خلاف جو سرگرمیاں جاری ہیں ان کا مطالعہ کر کے دفاع کی تیاری کی جائے اور پھر ان کے خلاف جوابی حملے کیلئے سکیم مرتب کی جائے۔ سو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ان ہر سہ گونہ مقاصد کے اعتبار سے یہ دورہ بہت کامیاب ثابت ہوا۔

جہاں تک دورہ کی پہلی غرض کا تعلق ہے مجھے اور میرے رفقاء کو متعدد جماعتوں میں جا کر دوستوں سے ملنے کا موقع ملا اور پھر انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر تو مشرقی پاکستان کے دور و دراز علاقوں تک کے احمدی احباب سے بھی ملنے اور ملاقات کرنے کی تقریب پیدا ہو گئی۔ امسال جلسے پر گزشتہ سال کی نسبت دگنی تعداد میں احباب دور و دراز مقامات سے تشریف لائے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے گا اور آئندہ اس سے بھی زیادہ تعداد میں احباب جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کریں گے۔

ہم عینی شاہد ہیں اس امر کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جماعت میں باہم محبت و اخلاص اور رشتۂ اخوت کے قیام کی جو خبر دی تھی وہ بڑی شان سے پوری ہوئی ہے اور آئندہ بھی پوری ہوتی چلی جائے گی جس طرح باہم محبت و اخوت کے جذبات ہمارے دلوں میں موجزن ہیں اسی طرح وہاں کے دوستوں کے دلوں میں بھی باہمی محبت و اخوت کے ایسے ہی جذبات موجزن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں باہم محبت و اخوت کا بہت مضبوط رشتہ قائم ہے۔ ہم اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور اس کے بے حد شکر گزار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی اسے مضبوط سے مضبوط تر بناتا چلا جائے۔ سو الحمد للہ دورہ کا یہ مقصد باحسن وجوہ پورا ہوا۔

دوسری غرض یہ تھی کہ ہم وہاں غیر از جماعت دوستوں سے مل کر غلط فہمیوں کا تدارک کریں اور انہیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عشق قرآن اور عشق رسول ؐ کا کیسا بے پناہ جذبہ ہمارے دلوں میں پیدا کیا ہے اور کس طرح اس جذبہ کے زیر اثر ہمیں دنیا بھر میں اسلام کو غالب کرنے اور مختلف ملکوں اور قوموں کے افراد کو اپنی ہی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا والہ و شیدا بنانے کی توفیق مل رہی ہے جو مختلف تقاریب جلسے اور بالآخر جلسہ سالانہ کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے ان میں ہر طبقہ کے لوگ افسران پروفیسر، طلباء، ڈاکٹرز، تاجر و صناع، متوسط طبقہ کے لوگ اور کام پیشہ سب ہی بکثرت شریک ہو کر تقاریر سے مستفید ہوتے رہے اور سوال و جواب کے ذریعے اپنے شکوک رفع کراتے رہے (اس موقع پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بعض لوگوں کے تاثرات کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ یہ ملاقاتیں کس طرح غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب بنیں) سو اس لحاظ سے بھی یہ دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ثابت ہوا۔

تیسری غرض یہ تھی کہ وہاں کی غیر مسلم آبادی تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا انتظام کیا جائے اور علی الخصوص عیسائیوں نے وہاں اپنی سرگرمیوں کو جو تیز کر رکھا ہے ان کا مقابلہ کیا جائے چنانچہ اس دورہ میں ہمیں خود وہاں کے حالات کا جائزہ لینے اور اس نقطہ نگاہ سے ایک حد تک سروے کرنے کا موقع ملا (اس ضمن میں آپ نے چٹاگانگ کے علاقہ میں بدھ خانقاہوں اور وہاں کے بھکشوؤں سے ملاقات نیز ایک عیسائی مرکز Island of Peace کے معائنہ کا ذکر کیا) اس سروے کے نتیجہ میں مجھے شدید احساس ہوا کہ وہاں ان غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کا ایک منصوبہ تیار کرنا چاہئے اور پھر اسے عملی جامہ پہنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنی چاہئے چنانچہ جلسہ سالانہ کی آخری تقریر میں میں نے اس منصوبے کا اعلان کیا کہ ہم آئندہ دس سال کے اندر اندر کم از کم دو لاکھ غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام بنائیں گے۔ اس کیلئے ہمیں اپنے وسائل کو مجتمع کر کے اس کیلئے بھرپور کوشش کرنا ہو گی۔ مشرقی پاکستان کے احباب نے اس منصوبے کا گرمجوشی سے استقبال کیا ہے میں خدا تعالیٰ کے سلوک اور اس کے وعدوں پر بھروسہ کرتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ اگر ہم پورے خلوص اور جذبہ سے کام کریں تو دو لاکھ کیا ہمیں دس بیس لاکھ غیر مسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو سکتے ہیں اس کیلئے ہمیں اپنے اموال، اپنے اوقات، اپنی جانیں وقف کرنا ہوں گی پورے علاقہ کا سروے کر کے وہاں کی ضروریات کا جائزہ لینا ہو گا اور پھر مختلف علاقوں میں مراکز قائم کر کے مبلغین بھجوانے ہوں گے۔ اس ضمن میں آپ لوگوں سے میری التماس یہ ہے کہ آپ لوگ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مشرقی پاکستان کے احباب کو اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے دل میں تبلیغ اسلام کی لگن تیز سے تیز تر ہوتی جائے ان کی زبانوں میں اثر پیدا ہو وہ آرام سے نہ بیٹھیں اور چین سے نہ سوئیں جب تک کہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر لاکھوں لاکھ غیر مسلموں کو اسلام کا حلقہ بگوش نہ بنا لیں۔ پھر اس تعلق میں ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہو گا۔ خدا ہمیں بھی اس کی توفیق بخشے اگر ہم چار پانچ لاکھ غیر مسلموں کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہو جائیں تو دنیا کی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی کہ واقعی اسلام کے حقیقی علمبردار یہی لوگ ہیں۔ پھر یقیناً اسلام کے غلبہ اور اس کی فتح کا دن قریب سے قریب تر آ جائے گا۔ ہماری دعا اور ہماری کوشش یہی ہونی چاہئے کہ خدا اسلام کے غلبہ اور فتح کا وعدہ ہماری زندگیوں میں ہی پورا کر دے۔

اس پر اثر خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ مبارک جلسہ پونے نو بجے شب اختتام پذیر ہوا۔